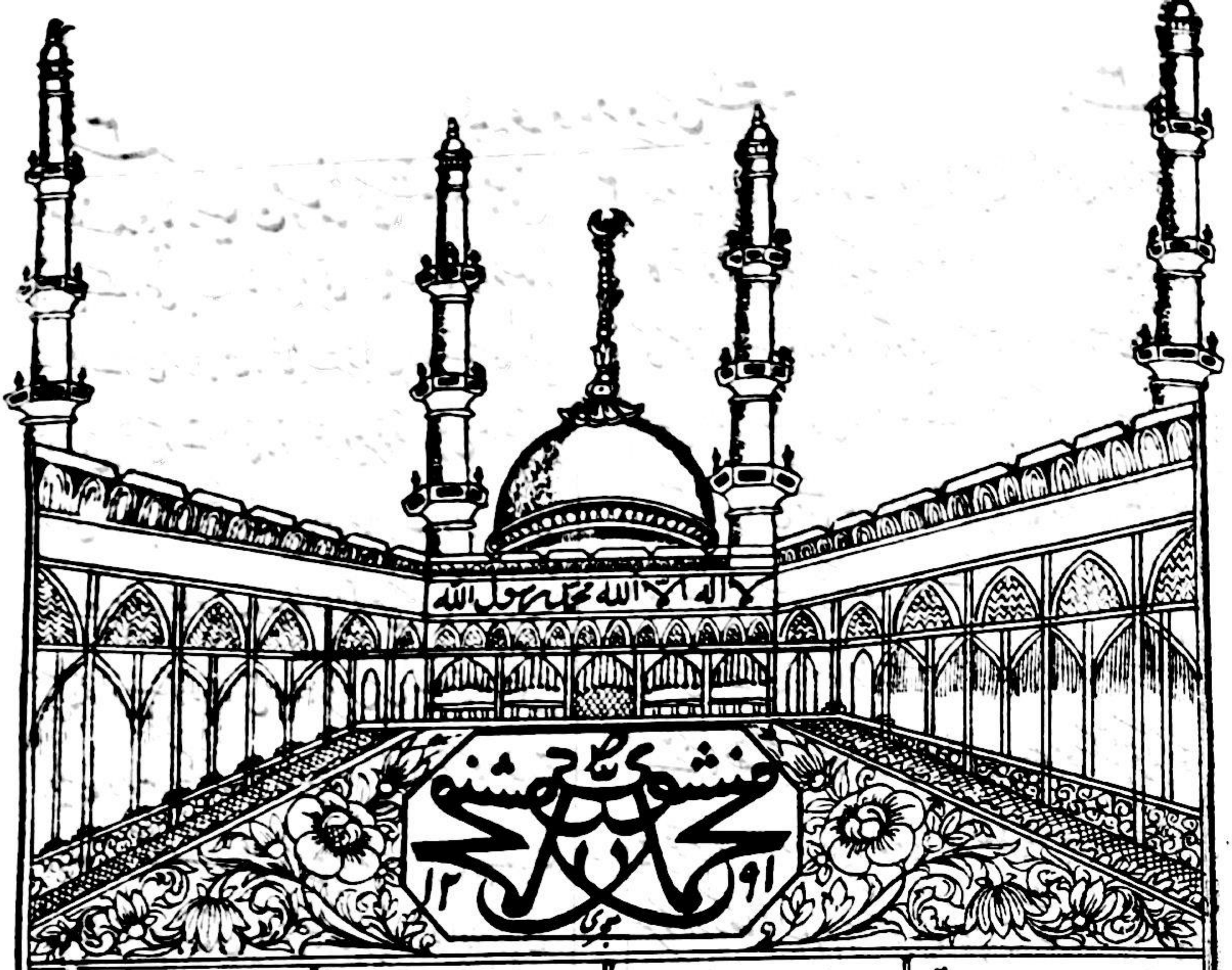

منشور رسولان ہمہ محتاج سجا تم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت باتوریہ انجیل بانجیل | گویان صفت و سیرت سرور محمدؐ

نمبر — بسم اللہ الرحمن الرحیم — جلد

اشتہار

گوناگون تحمید اوس خدای واحد کو لائق ہی جو تثلیث کی تہمت سے منزہ اور عیوب ترکیب و تجسیم سے مبرا ہے - اور بوقلمون توصیف اوس خاتم النبیین سید عالم کو زیبا ہی جس کے مبشر خدا نے انبیای سابقین کو بنایا ہے -

بعد سپاس خلاق عالم و نعت جناب رسول اکرم شایقین حق پسند کو بشارت و معاونین دین اسلام کو اشارت ہو کہ یہ اخبار نامہ روزگار عشرہ واسطے مہینے مین تین بار یعنے ۵ - ۱۵ - ۲۵ کو حلیہ طبع محلی ہو جلوہ اشاعت دکہاتا ہی - البتہ مقبول الطبائع اہل خبرت ہوتا ہے -

چونکہ اسکا طالب ہر ادنی و اعلی ہی لہذا اس پرچہ کی سالانہ قیمت بصیغہ پیشگی ہم روپیہ ۲ مع محصول ڈاک مقرر ہے - مابعد المضاعف مگر ہر مجسٹیس گورنمنٹ و راجگان والا ہمم سے پیشگی سالانہ ۲ بار روپیہ اور مابعد المضاعف لیجائیگو -

اس اخبار مین مضامین تردید مذہب باطل تثلیث اور مفید عام مفت چھاپے جائینگے اور مضامین مفید خاص فی سطر باجرت درج ہون گے - فقط -

یہہ شعر نہین سنا ہے چوازقومی یکی بیدانشی کرد +
نہ کہ رامنزلت باشد نہ مہ را + علاوہ اس کے جس لالچ
سے یہود انے حضرت مسیح کو گرفتار کرایا تھا وہی لالچ
دنیاوی اور جہاں وہ دولت باقی حواریون مین بھی بہرا
ہوا تھا چنانچہ ۱۹ باب انجیل متی کی آیت ۲۷ مین
لکھا ہے تب پطرس نے جواب مین اوسے کہا دیکھہ ہمنے
سب کچھ چھوڑا اور تیری پیچھے ہولئے پس ہمکو کیا ملیگا یسوع
نے کہا کہ تم بھی بارہ تختون پر بیٹھکر اسرائیل کے بارہ
گروہون کی عدالت کروگے۔ اور انجیل مرقس کے باب ۱
کی آیت ۳۵ سے ۳۷ تک لکھا ہے کہ زبدی کے بیٹون
یعقوب اور یوحنا نے مسیح کے پاس آکر کہا کہ ہم چاہتے ہین
کہ جو کچھہ ہم مانگین تو ہمارے لئے کرے یسوع نے اون سے
کہا کہ تم کیا چاہتے ہو کہ مین تمہارے لئے کرون اونہون نے
عرض کی کہ ہم چاہتے ہین کہ تیری بادشاہت مین ایک تیری
دہنے ہاتھہ اور دوسرا تیری بائین ہاتھہ بیٹھین اور میور صاحب
تاریخ کلیسیا کے باب اول مین لکھتے ہین کہ مسیح کے حواریون
اور شاگردون نے ابتک اوسکی تعلیم کی حقیقت اور مطلب کو
بالکل نہین سمجھا تھا اور اونکا سست ایمان دنیوی نعمتون
اور فائدون کی امید مین لگا رہتا تھا انتہی الیسین جب کہ سب حواری
جو بعض انمین سے بزعم عیسائیان مصنفین اناجیل بھی ہین
بالکل اوس لالچ دنیاوی مین سرشار تھے کہ جسکے باعث
سے یہودہ مرتکب گناہ کبیرہ ہوا اور باوجود اس کے جابجا
مسیح اونکو عروج آسمان تک بے ایمان بتاتے گئے ہون اور

مزید برآن اعظم الحواریین پطرس کو شیطان ارشاد فرمایا ہے
جیسا کہ انجیل متی کے باب ۱۶ کی آیت ۲۳ مین مصرح ہے
تو پھر مجیب صاحب کس دلیل سے کہہ سکتے ہین کہ یہود اکی
بی ایمانی سے انجیل کی معتبری مین کچھہ فرق نہین آسکتا۔
مجیب صاحب فرماتے ہین۔ علاوہ ازین قرآن مین لکھا ہے
حواریون پر بھی وحی نازل ہوی ہے جیسا کہ سورۂ مائدہ مین
ہے اوحیت الحواریین **جواب** اس جگہہ وحی سے
وحی انبیا مراد نہین ہے بلکہ اوحیت بمعنی الہمت اور امرت کے
ہے یعنی الہام کیا یعنی حواریون کو یا حکم کیا حواریون کو جیسا کہ
تفسیر معالم التنزیل مین لکھا ہے ای الہمتہم وقذفت فی قلوبہم وقال
ابو عبیدہ یعنی امرت۔ اور تفسیر حسینی مین لکھا ہے یا وحی ای محمد
آنرا کہ امر کردم حواریان را بزبان پیغمبر خود انبتہ۔ الہام کے معنی
ہین۔ زین الدین دل مین بات کا سوا اس طرح کا الہام اکثر شنکوا اور
بزرگون کو ہوا کرتا ہی بلکہ قرآن مجید مین بھی الہام ہونیکا ذکر موجود ہی۔
چنانچہ سورۂ نحل مین لکھا ہی واوحی ربک الی النحل یعنی الہام کیا
رب تیری نے طرف مکھی شہد کی۔ اور سورۂ طہ مین لکھا ہے واوحینا
الی ام موسی یعنی جو وقت الہام کیا ہم نے طرف مادر تیری کردہ جو
الہام کیا جاتا ہی۔ دیکھو اگر وحی سے ان مقامات مین وحی انبیا مراد لیجاوے
تو لازم آتا ہی کہ مکھی کو بھی انبیا مین سے شمار کرتے حالانکہ یہہ محال ہی
پس جب محاورۂ قرآن شریف کے ثابت ہوا کہ اوحیت بمعنی الہمت
اور امرت کے ہے۔

پھر صاحب موصوف نے لکھا تھا کہ انجیل والی مسیح کے کلام کو اون کے شاگردون
نے جمع و ترتیب نہین کیا۔ بلکہ شاگردون کے بعد اور گمنام شخصون

اوسکو جمع و ترتیب کیا۔ مجیب صاحب صفحہ ۳۹ پر فرماتے ہین کہ اگر
شاگردون نے اس کلام کو جمع اور ترتیب نہین کیا تو اسمین کیا نقصان
ہی جواب اسمین یہ نقصان ہی کہ اس صورت مین انجیل حواریون کی
تصنیف نہین ٹھہرتی کیونکہ مسیح کا کلام کو جب اور کسی گمنام شخص نے
جمع کیا تو حواری کس بات کے مصنف ٹھہرے بلکہ وہ تو راوی
ثابت ہوی کہ جن سے لوگون نے بواسطہ یا بلاواسطہ مسیح کے
کلام کو سنکر مختلف کتابچے انا جیل مین لکھا اور اصل مین بھی یہی بات
ہے اور نیز یہی منشا صاحب ضیاء الحق کا ہی کہ مسیح کا وعظ اور اون کی گشت
وغیرہ کا احوال حواریون کی زبانی لوگون کو پہونچا تھا اور بعد مرور
عرصہ دراز چند اشخاص نے اون روایات لسانیہ کو قلمبند کرکے
اپنے مردی عنہ کے نام سے اوسپر نامزد کیا مثلاً جس نے
اپنی روایات کی سند متی حواری تک پہونچائی تو اوس نے اوسکا نام
انجیل متی رکھا علی ہذا القیاس وغیرہ سو الحمد للہ کہ آپنے اس بات
کو قبول کر لیا۔ پھر مجیب صاحب فرماتے ہین کہ محمد صاحب کے
عہد مین قرآن کی سورتین بھی جمع ہنوئی تھین جواب
یہہ مجیب صاحب کا دعوی بلا دلیل بالکل قابل پذیرائی نہین کیونکہ
برخلاف اسکے کتب اہل اسلام اس بیان سے مملو ہین کہ قران
شریف کی آیات اور سورتون کی ترتیب بموجب حکم وحی کے ہوی
ہے اور حضرت کے زمانہ مین قرآن شریف اسی ترتیب پر پڑہا
جاتا تھا جیسا کہ اب پڑہا جاتا ہے چنانچہ تفسیر اتقان کے صفحہ ۱۱
مین لکھا ہے۔ وکان رسول اللہ یلقن اصحابہ
ویعلمہم ما نزل علیہ من القرآن علی الترتیب الذی
ھو الآن فی مصاحفنا بتوقیف جبرائیل ایاہ علی ذالک

واعلاما عند نزول کل ایۃ ان ھذا الایۃ
تکتب عقب ایۃ کذا فی سورۃ کذا فثبت ان السعی الصحابۃ
کان فی جمعہ من موضع واحد لا فی ترتیب فان القرآن
مکتوب فی اللوح المحفوظ علی ھذا الترتیب انزلہ اللہ
تعالی جملۃ الی سماء الدنیا ثم کان ینزلہ مفرقا
عند الحاجۃ انتہی۔ پھر اسی کتاب کے صفحہ ۷۲ مین ہی وقال
الکرمانی فی البرھان ترتیب السور توقیفی ھکذا ھو عند اللہ
فی اللوح المحفوظ علی ھذا الترتیب وعلیہ کان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم انتہی۔ پھر صفحہ ۷۳ مین لکھا ہی۔ قال ابن
الحصار ترتیب السور ووضع الآیات مواضعہا انما
کان بالوحی۔ اور مشکوۃ شریف کی شرح مین جلد دوم کے صفحہ
۷۹ مین لکھا ہی۔ و باید دانست کہ ترتیب سور و وضع آیات ہمہ بوحی
بود و جبرائیل چون آیتی از قران بر حسب واقعہ می آورد میگفت کہ
این را در فلان سورہ بعد از فلان آیت بنہند و احادیث دین بآسانی
و تحقیق حاصل شد یقین بدلائل عقل متواتر ہمین ترتیب از تلاوت
رسول اللہ و اجماع صحابہ بے تطرق شک و شبہ در لوح محفوظ نیز ہمین
ترتیب نوشتہ اند و از آنجا بجبرائیل بآسمان دنیا فرستادہ و از آنجا بر حسب
بحسب وقایع سور و آیات می آورد انتہی۔ باقی آیندہ

مبارکباد

ہم نہایت خوشی اور مسرت سے اس امر کا اظہار کرتے ہین کہ
ہماری انجمن کے پریسیڈنٹ جناب محمد اسحاق صاحب کو حق تعالی نے اپنے
فضل و کرم سے ایک لڑکا عنایت فرمایا ہم جناب ممدوح کو اپنی انجمن کے طرف سے
مبارکباد دیتے ہین اور دعا کرتے ہین کہ خداوند تعالی اس نونہال کو شاخ خوبی

استہتہار

بشارت مثیل موسیٰ

یہہ رسالہ متبرکہ تصانیف عالم بیمثل فاضل جلیل مصداق علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل جناب مقبول بارگاہ لم یزلی مولانا مولوی چراغ علی صاحب مدظلہ العالی کے یہان نہایت عمدہ چھپکر تیار ہے۔

مولانائے ممدوح نے اس رسالہ مین آنحضرت علیہ الصلوٰت والسلام کی ثبوت نبوت کو نہایت تحقیق و تدقیق سے ثابت کیا ہے۔ اور انگریزی۔ فارسی۔ عبرانی وغیرہ عبارتین بجنسہ نقل کی ہین تا مخالف کو تکذیب کی طاقت نہو۔

چونکہ ہر ایک شخص اس رسالہ کا خریدار ہونا ضرور ہے۔ لہذا قیمت اس رسالہ کی صرف ۲ نز مع محصول ڈاک مقرر ہے۔ جن حضرات کو اسکی خریداری منظور ہو اطلاع فرمائین۔ رسالہ مذکور اُن کی خدمت مین البتہ بھیجا جائیگا۔

اطلاع ضروری الاظہار

چونکہ جناب محمد خان صاحب سکرٹری زمرۂ احباب بوجوہات تجارت۔ اکثر یہان حاضر نہین رہتے۔ لہذا خدمات علاوہ ان حضرات ناظرین و خریداران کی تکلیف کیجاتی ہے کہ اگر جن حضرات کو کچھ خط و کتابت فرمانی منظور ہو۔ یا خریدی اس پرچہ کی مدنظر ہو۔ یا کوئی مضمون اس اخبار مین مندرج ہونیکے لئے ارسال فرمانا ہو یا زر قیمت پرچہ ہذا۔ یا کچھ روپیہ بطور حمایت بھیجنا ہو تو بندہ کے پاس ہی بھیجا جاوے۔ کیونکہ اس وقت سکرٹری صاحب مذکور القدر کے عوض ممبران زمرہ کے طرف سے یہہ عاجز ہی مقرر ہوا ہے۔ امید قوی ہے کہ اس بابت سے ہمارے ناظرین کسی طرح سے رنجیدہ خاطر نہون گے۔

ثانیاً یہہ کہ جن حضرات کو ترسیل مبلغ منظور ہو تو۔ صرف بذریعہ منی آرڈر۔ یا نوٹ مدراسی یا ٹکٹ نصف آنہ۔ ارسال فرمائین۔ وگرنہ اہل زمرہ کو نقصان ہونیکا احتمال ہے۔ و نیز خریدار ان حضرات خریداری عنایت فرمائین۔

ثالثاً یہہ کہ کوئی صاحب کسی قسم کا مکتوب ادھر روانہ فرمانا ہو تو ادن کو چاہیے کہ بخط صاف مع توضیح نام و نشان تحریر فرمایا کرین تا کسی قسم کی وقت کا رکنان مطبع کو نہو۔

رابعاً یہہ کہ مذہب اہل تثلیث کی تردید مین جو مضامین حوالہ قلم ہون تو ادنمین اتنی بات کی رعایت ضروری ہے کہ کسی قسم کی سختی کلام مین نہونے پائے گو ہمارے مخالفین سے تشدد بھی واقع ہوتا ہو۔ اگرچہ سخت گوئی کی سزا سخت گوئی ہی متحقق ہے تو بھی بعوض سخت گوئی کلام ملایمت بہت ہی بہتر و انسب ہے۔ گستاخی معاف

سنہ۔ محمد عبدالمجید سکرٹری زمرۂ احباب سکونت سکرنگلور

حسب الایمای زمرۂ احباب چاپا گیا پریس مدراس سکرنگلور مین اہتمام سے محمد عبدالمجید کے چھپا

مفسدۂ پارسیان و مسلمانان شہر بمبئی۔

بمبئی کے پاسی اخبار نویس گجراتی اس مفسدہ کا الزام مسلمانون پر لگاتے ہین اور کلمات ناشایستہ زبان پر لاتے ہین اور ایسیکو نالایق باتین کرتے ہین کہ خواہ مخواہ غیر قوم کو اہل اسلام کی طرف سے بدگمان کرتے ہین اور یہہ جرات اون کو اسی واسطے ہی کہ اونکا جواب دینے والا کوئی نہین انگریزی اخبار کو کیا غرض ہے کہ وہ ناحق دوسرون مین شاید فیصلہ سنکی کچھہ بولین تو بولین۔ کشف الاخبار بیچارہ چار ورق کا اخبار ہی وہ کیا لکھہ سکتا ہے۔ ایسی موقع پر ہم اپنا فرض سمجھتے ہین کہ اصل حال پارسیون کی زیادتی کا ظاہر کرین اور اوسپر اپنی رای ثبت کرین۔ پارسی لوگ کہتے ہین کہ مسلمانون نے دہرم کے بہانہ سے ہماری آتشکدہ تباہ کئے اور ہمارا مال لوٹا۔ ہماری عورتون پر دست درازی کی ہماری ناموس مین فرق ڈالا۔ اگر یہہ سب باتین مان بھی لیجاوین تو ہم پوچھتے ہین کہ بانی فساد کون ہی کس نے پہلے شر کیا۔ مسٹر سوٹر صاحب کمشنر پولیس اور جناب نواب گورنر بہادر بمبئی کا ارشاد ہماری دعوی کا گواہ ہے وہ فرماتے ہین کہ پارسی ہی اس فتنہ کے بانی ہین چنانچہ ان باتون ہم آگے جاکے مفصل گفتگو کرینگے۔ یہان یہہ بیان کرنا ضرور ہے کہ مسلمانون کو اس ہنگامہ مین مال کی طمع تھی یا نہین۔ پس دیکھنا چاہیے کہ مسلمانون کو دہرم کے بہانہ سے مال لوٹنا منظور ہوتا تو غریب پارسیون کے گھرون مین کیون گھستے اور فقط اوسی قوم کے بچے کیون لوٹتے۔ پارسیون کے قریب ہی موتی بازار ہے شاید سو قدم پر ہوگا وہان لاکھون روپیہ کا مال تھا اگر یہی ارادہ مسلمانون کا تھا تو اوس بازار پر کیون نہ حملہ کیا حالانکہ وہان بھی پارسیون کی دکانین تھین اور وہان کوئی خاص انتظام بھی نہین تھا کہ اوس سے ڈر کے موتی بازار لوٹنے کا قصد نکیا۔ پارسیون ہی کے گھرون مین گئے علاوہ اس کے یہہ بھی تو کوئی شخص نہین کہہ سکتا کہ کسی مسلمان کے پاس سے کسی پارسی کا مال نکلا۔ پارسی کہتے ہین کہ مسلمانون نے خفیہ طور پر مشورہ کرکے مال لوٹنے کا قصد کیا اسکا بطلان بھی اسی امر سے ہو سکتا ہی کہ کیون غیر قوم اور مالدارون پر حملہ نہ کیا اور فقط پارسیون سے کیون سروکار رکھا۔ ہان ہم کہہ سکتے ہین کہ پارسیون نے خود خفیہ طور پر مشورہ کرکے فساد برپا کیا اور یہہ دعوی ہمارا بے دلیل نہین ہزار دلیل کی ایک دلیل اوس کتاب کا چھپوانا ہے جو پارسیون کی طرف سے شایع ہوئی اور جسمین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت کلمات ناشایستہ لکھے ہوے تھے بہت سے پارسیون نے اسکے چھپوانے کی رای دی حضور ضابطہ شخصون کے سارٹیفکٹ موجود ہین جنمین لکھا ہی کہ یہہ کتاب چھپوانے کے لایق ہے ان چھون مین سے ایک بیرسٹر بھی ہین اور وہ پارسیون کے عالم ہین اور یہہ لوگ فقط بمبئی ہی کے رہنے والے نہین بلکہ پونا تک کے رہنے والے تھے۔ پس غور کرنا چاہیے کہ خفیہ مشورہ کس نے کیا اور پہلے شر کس نے اوٹھایا اگر مسلمانون ہی کو فساد کرنا منظور تھا تو کیا وجہ تھی کہ پارسیون کا ایک بڑا محلہ کیون صاف چھوڑ کر چلے آئے یہی مسجد سے نکلتے ہی کیون نہ دنگا شروع

کردیا فساد تو پارسیون کا ایک محلہ گویا کر ہوا تھا - اصل کیفیت
یہہ ہوکہ جب مسلمان فرانجی پارسی کانسٹبل کے مکان کو نزدیک
آئے تو کسی دس بارہ برس کے لڑکے نے (جو مسلمانون کے
(دین) بلند آواز سے کہا یہہ سنکر پارسی مذکور نے اس بیچارہ
کے سر مین ایسا سونٹا مارا کہ وہ بیہوش ہوکر گر پڑا اور اوسکا
بھیجا نکلن پڑا اس حال کو دیکھکر کسی عرب کو غریب بچہ پر ترس آیا
وہ بولا کیون غریب بچہ کو مارتے ہو - کانسٹبل صاحب تو
گویا اسکی راہ ہی دیکھ رہے تھے لگے بے تحاشا گالیان دینے
اور اپنے سپاہی کی طرف خطاب کرکے کہا کہ اس سور کو جلد چوکی
مین لیجاؤ اور اور بھی بہت کچھ سخت سست کہا غرض
مسلمانون مین سے جو کوئی موہنہ چڑھا فی الفور اسے چوکی
مین پہنچایا - مسلمان تو پہلے آزردہ دل تھے اون کو بھی غصہ
آگیا اور لڑائی شروع ہوگئی یہہ مسلمان جو لڑائی مین شریک
ہوئے فقط نئی عرب اور حبشی تھے بمبئی کا رہنے والا ایک بھی
ایک بھی نہ تھا - (پس قیاس کرنا چاہئے کہ پہلے فساد کس نے کیا
اور فساد کا منصوبہ کس نے باندھا) غرض پولس کنسٹبل اور کانسٹبلون
نے انکر فساد فرو کیا اور عربون اور حبشیون کو گرفتار کیا کچھ
بھاگ بھی گئے - اسوقت پارسیون کے دو تین آتشکدے خراب ہوگئے
اور اونکا مال بھی کسیقدر ضایع ہوا ایک بجے سے چار بجے تک یہہ
فساد قایم رہا بعد اسکے امن ہوگیا - یکشنبہ کو حبشی لوگ ایک
جنازہ لیکر قبرستان مین گئے یہہ راستہ بھی پارسی لوگون
کے محلہ مین سے ہوکر جاتا تھا حبشی لوگ جاتے دفعہ تو امن
وسکون گزر گئے مگر جب دفنانے مین مشغول ہوئے تو پارسیون

۳ نے پتھر پھینکنا شروع کی اور مکانون کے اندر سے پتھر برسانے
لگے انتظام کے واسطے مسٹر طامس ملس صاحب پولیس سوپرنٹنڈنٹ
اور کانسٹبل وغیرہ آئے اور پارسیون کو منع کیا مگر وہ باز
نہ رہے اور بڑی تعداد سے باز آئے جب عبشی مقابلہ کو آپ
آئے تو طامس صاحب نے دو کانسٹبلون کو آگے بھیجا تاکہ دیکھین
کہ راستہ مین کوئی پارسی تو نہین کانسٹبلون نے آگر خبر دی کہ پانچ
پارسی سونٹے لئے کھڑے ہین طامس صاحب نے بڑی زبردستی
سے اونکو منتشر کیا اور حبشیون کو اپنے پنجہ سے چھوڑایا حبشیون
کی بڑی جماعت تو آگے نکل گئی تعقیب سے دو چار یا کچھ زیادہ
آدمی پیچھے رہگئے اتنے پارسیون نے خوب ہاتھ صاف کیا اور بے
تحاشا مارا - جب اگلی جماعت کو اس حادثہ کی خبر پہنچی تو الٹے
پاؤن پھرے اور اون کو جواب دیا چند منٹ تک خوب
لڑائی ہوئی طامس صاحب کے ساتھ آدمی بہت تھوڑے تھے
وہ ہنگامہ کو روک نہ سکے ناچار واپس ہوئے سوپرنٹنڈنٹ صاحب کمشنر
پولیس کو کہلا بھیجا کہ جسقدر جلد ہوسکے مدد بھیجئے اور آپ
بھی آئے - جب یہہ جماعت آگئی تو پارسی منتشر ہوگئے -
سُنا ہے کہ اس میدان مین حبشیون کے تلوار اور پستول کے
بھی زخم آئے - مگر یہہ ثابت ہوا کہ کسی نے ماری - لطف یہہ
ہے کہ پارسی تو صاف نکل گئے اور حبشی بیچارے پکڑے گئے
اُس روز پارسیون نے یہہ عہد کیا تھا کہ جسکے مکان مین دو مرد
لڑنے کی طاقت رکھتے ہون اُنمین سے ایک آدمی لڑنے
کے لئے نکل آئے اور وہین مرے مگر پیچھے نہ ہٹے - یہی حال
کمبیت باڑی مین ہفتہ کے روز ہوا - وہان ایک جولاہہ کو

سکان مین شادی تھی پارسیون کے ایک گروہ نے اون کو کھانے
کی دیگون مین نجاست ڈالدی اور بہت فساد کیا مگر جب وہ
لوگ جواب دینے پر آمادہ ہوئے تو بھاگے اور پولیس کی مدد لیکر
آئے اور ظاہر کیا کہ ہمپر ظلم ہوا ہے اور پھر لڑائی مین مشغول
ہوئے اس اثنا مین ایک آدمی کی جان گئی اُس روز بھی بہت
سے مسلمان گرفتار ہوئے ناظرین اخبار شاید فرماوینگے کہ اس
طویل تقریر سے مدعا کیا ہے ہم کہتے ہین کہ آپ خود انصاف
فرماوین کہ زیادتی کسکی ہے اور بانی فساد کون ہے۔
اب ہم یہہ بیان کرتے ہین کہ نواب گورنر بمبئی اور سوٹر
صاحب کمشنر پولیس کی اس ہنگامہ کی نسبت کیا رائے ہے اور
وہ کسکو بانی فساد ٹھہراتے ہین۔ یکشنبہ کو صاحب کمشنر موصوف
قبرستان کا ہنگامہ فرو کرکے واپس آئے تو معزز پارسیون کا
ایک گروہ پایا اونہون نے واویلا کیا کہا صاحب ہمپر بڑا ظلم ہوتا ہے
صاحب کمشنر نے فرمایا یہہ فتنہ تمہین نے تو پیدا کیا ہے ایک پارسی
نے کہا کہ صاحب ہمپر بڑا ظلم ہوتا ہے ابھی ایک پارسی مارا گیا
ہے صاحب نے فرمایا مین چاہتا ہون سب کے سب پارسی مرجائین
اور فتنہ فرو ہو۔ یہہ جواب سنکر ایک پارسی صاحب کمشنر سے
مقابلہ کرنے کو مستعد ہوا مگر صاحب موصوف درگذر کر گئے یہہ
تقریر خود اونہین کے اخبارون کے پایۂ ثبوت کو پہونچتی ہے۔
صاحب کمشنر کا یہہ فرمانا دلالت کرتا ہے کہ بانی فساد خود
وہی ہین جو عاجز ہوکر قسم مین اور حکام سے بھی لڑنے کو
موجود ہوجاتی ہین اسکے بعد جناب نواب گورنر بمبئی نے
جمشید جی جی بھائی کو جو پارسیون مین بڑے معزز اور

ہین لکھا کہ وہ مین میری غریب رعیت اہل اسلام پر اونکی مردے
دفن کرتے وقت پارسیون نے پتھر برسائے۔ ایک انسپکٹر کو قتل
مین مارا تم اوسکا بندوبست کرو۔ تمہین لوگون سے یہہ فساد
اوٹھا ہے۔ دیکھئے یہہ کیسا دردناک فقرہ ہے اور ہمارے
حکام کسقدر مہربانی ہمارے حال پر فرماتی ہین۔ بعد اسکے
پارسیون نے حضور ممدوح کی خدمت مین ایک عرضی گذرانی
اوسمین مسلمانون کی ظلم و ستم کے بہت شکایت کی جناب
ممدوح نے جواب دیا کہ ہم فساد مٹانے کا انتظام کرتے ہین
اور تم لوگ فساد کی بنا مضبوط کرتے ہو۔
ان تقریرون سے صاف ظاہر ہے کہ بانی فساد فقط پارسی ہین اور
وہی آتش فتنہ و فساد کو مشتعل کرتے رہے۔
پارسیون کی چالاکیان دیکھئے کہ وہ اپنے بچاؤ کی کیسے کیسے صورتین
نکالتی ہین اب کہتے ہین کہ قبرستان مین جو فساد ہوا اوسمین
مسلمان مشورہ کرکے حبشیون کو ساتھ لائے تھے۔ خیال کرنا
چاہئے کہ میت خود حبشیون کی تھی اور اوسکے ساتھ سوائے اس قوم
کے اور کوئی مسلمان نہ تھا پھر مسلمان کہان حبشیون کو ساتھہ
لیکر گئے تھے پچھلے ہفتہ کے اخبار مین ہم لکھہ چکے ہین کہ آنریبل
نارائن والسدیو صاحب اور ڈاکٹر بیلنی صاحب نے بمبئی کے اہل
اسلام کو ایک جلسہ مین جمع کیا اور مشورہ دیا کہ آپسمین دونون
قومین پارسی اور مسلمان صلح کرلین مسلمانون نے اس مصالحہ کو نہایت
ایمانداری اور خوشی کے ساتھہ قبول کرلیا دوسرے روز آنریبل
موصوف نے پارسیون کو بھی اسیطرح ایک جلسہ مین بلایا اور
صلح کرنے کا مشورہ دیا اوسوقت تو سب نے آری بے کیا۔ مگر

گجراتی اخبار جنوں ترانیان اوڑا رہے ہین وہ ایکطرفہی معاملہ ہو
وہ لکھتے ہین کہ مسلمانون نواب وہتی کا سوانگ مچایا ہی اسمین
ایک ہندو مرہٹا بھی شامل ہے اور ناحق کی کوشش کرتا ہی وکیل
بیلی بھی بیفائدہ محنت کر رہا ہے اسکو اپنے جورو کی کام سے
اسقدر فرصت ہی تو میونسپل کمیٹی کے کام مین جسکا وہ ممبر ہے
اپنا وقت صرف کرے۔

ناظرین پر واضح ہو کہ آنریبل موصوف کونسل گورنری کے ممبر
ہین اور ڈاکٹر صاحب جوری ماسٹر انکی حق مین جب ایسے الفاظ لکھے
گئے تو اور کیسکی حق مین یہہ لوگ کلمہ خیر کیا کہینگے اور ان دونون
صاحبون نے فقط خیر خواہی فریقین کے لحاظ سے یہہ تکلیف گوارا
کی تھی اور صلح کرانے مین سعی کی تہی۔ پارسیون کے دل مین اسقدر
عناد بھرا ہوا ہی کہ وہ صلح کے نام سے چڑ جاتے ہین۔
اس سے بھی انہین کی زیادتی پائی جاتی ہے۔ صاحبان
موصوف ایسے حلیم المزاج ہین کہ اونہون نے ان تحریرون پر کچھہ
بھی لحاظ نکیا اور بدستور اپنی نیک کام مین مصروف رہے
پھر پارسیون سے دریافت کیا کہ آپ صلح کیون نہین کرتے اونہون
نے جواب دیا کہ جبتک مسلمان لوگ ہمین نقصان کا عوض نہ
دیدینگے تب تک ہم ہرگز صلح کا نام نہ لینگے۔ صاحبان ممدوح اس
بات سے نہایت درہم و برہم ہوئے اور فرمایا تمہین لوگون
نے تو فساد کیا اور تمہین عوضانہ مانگتے ہو۔ کیا تمہارے واسطے
سرکار ہمیشہ بمبئی کے بازارون مین فوج تیار کہی گی۔ غرض
ایسی زجر و توبیخ سے صلح کرنے پر راضی ہوئے۔ اس تقریر
سے بھی صاف واضح ہوتا ہے کہ فقط پارسیون کی زیادتی ہو

اور مسلمانون کا دامن اس لوٹ سے بالکل بری ہی ایک اخبار
نویس فرماجی اسنی کہ جب سے نواب گورنر بہادر بمبئی نے پارسیون کو
معتوب کیا ہے وہ عجیب عجیب خیالی پلاؤ پکاتے ہین اور بڑی
بڑی رستمانہ ہمتین ظاہر کرتے ہین۔ اونکے اخبار نویس بھی
خوب بلند پروازیان کرتے ہین لکھتے ہین کہ مسلمانون نے ہمارے
مکان ہماری آتشکدے خراب کر دئے اس سے ہمکو جو ہمدردی
پولیس پر تھا نہین رہا نواب گورنر بمبئی بھی ہمارے اوپر اعتراض
کرتے ہین اس سے رہا سہا بھروسا بھی جاتا رہا۔

۱۳ تاریخ کو مسلمانون نے لوٹ مچائی۔ پولیس کے قبضہ مین
پارسیون کے جان و مال ہونے سے اونکو بڑا نقصان اوٹھانا
پڑا۔ اسپر گورنر نے دھمکی دی کہ فوج اوٹھالی جاویگی اس سے
پارسیون کے بال بچہ کی زبان پر یہی کلمہ ہے کہ ہمین سرکار پر
بھروسا نہین رہا اور اپنی بچاؤ کا بندوبست خود کرنے کی
فکر مین ہین یہان تک کہ خواہ کوئی آفت آوے ہم اپنے زور
بازو پر بھروسا کرینگے اور سرکار سے استعانت نکرینگے۔
جو بڑے دانا آدمی ہین وہ یہہ صلاح دیتے ہین اور عام
مجلسون مین بھی یہی تذکرے ہوتے ہین کہ ہندوستان
سے نکلکر ایمریکا مین جا رہنا چاہیئے جہان جمہوری سلطنت
ہی۔ جب ہماری بزرگ ایران چھوڑکر آئے تھے تو اونکے
لیے راستہ ایسے صاف نہتی جیسے اب ہین دریکا سفر جیسا کہ
اب آسان ہی اوسوقت نہ تہا نا چار ہماری بزرگون نے ہندوستان
کی سکونت اختیار کی تہی ہندوستان سے نکلکر ایمریکا چلے جانا
کچھہ بڑی بات نہین آجکل ہندوستان ہمکو تاریک نظر آتا ہی

سرکار نے مسلمانون کی تعداد زیادہ اور پارسیون کی قلت
دیکھکر ہم سے یغ پھیر لیا اور ناتوانی ظاہر کی اس سے ہم نہایت
بیزار ہوگئی ہین - غرض ایمریکا جاکر مشورہ بڑی گرماگرمی سے
ہو رہے ہین بڑی انگریزی دان اور شایستہ آدمی یہہ بات
سوچ رہے ہین کہ جبتک یہان سے ایمریکا کی طرف روانہ ہو
جائین اور ہندوستان مین رہین اوسوقت تلک اپنا بندوبست
کیا کرین پھر لکھتے ہین کہ پارسی لوگ آجتک اپنے دل کی دُرستی
مین مصروف رہے اور سرکار کی بہروسے پر بدن کی درستی
کرنی چھوڑدی مگر اب بدن کی دُرستی مین مشغول ہونا واجب ہے
اور اوسکی تدبیر یہہ ہے کہ ایک اکھاڑا بنے اور سب پارسی
ہر روز وہان جاکر ورزش کرین اور جنگی قواعد سیکھین ہتیار
تو مل نہین سکتی انکے عوض سونٹون سے کام لینا چاہئے
اور جسقدر پارسی بمبئی مین ہین سب ایک جگہہ ملکر رہین تاکہ
ضرورت کی وقت سب مستعد ہو جاوین اور سب ایک کلہ تابعدار کی
اختیار کرین -

پارسیونکی یہہ زیادتیان قابل خاص لحاظ کی ہین خصوصاً اس
حالت مین کہ صاحب اعتبار اور اہل وقار لوگ ہین اسی خبط مین
مبتلا ہون - اخبار نویس بیشک آزاد ہین مگر خاسقدر کہ سوتے
فتنے بیدار کرین اور ایسی تحریرین شایع کرین جو عامۂ خلایق
کو برانگیختہ کرین اور مستعد ہنگامہ فساد بناوین مناسب ہے کہ
گورنمنٹ گجراتی اخبارون کا معاینہ خود کرے اور اونہین
ایسی تحریرون کی باز پرس دی - کیا جنگی قواعد سیکھنے سے
پارسی لوگ جملہ مسلمانون کو ایک لخت قتل کر دینا چاہتے

ہین یا کوئی ملک گیری اور کشور کشائی کا ارادہ ہے -
ہم نہین کہہ سکتے کہ حکام نے ابتک جو کارروائی کی ہے وہ
بالکل دُرست اور صحیح ہے پارسیون کی زیادتیون کا حال ہم
اوپر مفصل لکھہ چکے ہین اور پچھلے اخبارون مین یہہ بھی جتا چکے
ہین کہ مسلمان زخمی اور مجروح بہت ہین پارسی لوگ اکثر شفا
خانہ مین ہین تو نادر اور بہت کم بھرتی کیا وجہ ہے کہ پولیس کے
حراست مین بھی مسلمان ہی زیادہ ہین اور پارسی کیون ایسے
مطلق العنان کئے گئے ہان اب سنا ہے کہ ۱۹ - آدمی گرفتار ہوے
ہین سو یہہ تعداد بھی مسلمانون کی بنسبت بہت کم ہین - ہمارے
نزدیک ایسے وقت مین جبکہ پارسیون کی زیادتیان حد سے
متجاوز ہوگئی ہون قرار واقعی سزا دینی چاہئے اگر اسوقت کسی
ایک مفسد کے افعال سے اغماض کیا جاویگا تو نتیجہ اسکا اچھا
نہوگا کیونکہ اوسے جرات ہوجاویگی کہ پھر فساد کرے -
گورنمنٹ کی اس کارروائی کو بھی ہم پسند کرتے نہین کہ
اس ہنگامہ مین سپاہ اور توپخانہ وغیرہ سامان کثرت سے
بلوایا اور عاشوری کے دن تک برابر توپخانہ جمارہا اہل اسلام
بالکل تابوت نہ اٹھا سکے نہ رات کو دفن کو حالانکہ فساد بالکل
رفع ہوگیا تھا اسقدر فوج کا جمع کرنا چھوتی سے ہنگامہ کو
بڑا کرکے دکھانا ہے - علاوہ اسکے یہہ ایک خانہ جنگی تھی فریقین
مین سے کسیکا قصد یہہ نہین تھا کہ ملک گیری کرے بمبئی کر
رعایا ایسی فرمانبردار ہے کہ حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک
کانسٹبل جو اسی ملک کا رہنے والا ہو چھہ سو آدمیون کا بندوبست
بخوبی کر سکتا ہے انگلستان کا یہہ حال نہین وہان

کی چیز لیکر ممکن ہین کہ ایک عاقل سے عاقل آدمی راتکو
ایک بازار سے دوسری بازار کو چلا جاوے اور بمبئی مین
کیا تمام ہندوستان مین عورتین بلکہ بچے سیکڑون روپیہ
کا زیور پہنکر تمام رات پھرتے رہین تو کوئی پرسان نہین
ہوتا پس ایسے غریب رعایا کے واسطے توپخانہ منگوانا کیا فائدہ
ہم نہین کہہ سکتے کہ یہہ پلٹن اور توپخانہ کس غنیم کے واسطے
بلوایا گیا تھا اگر کہین کہ رعیت کیواسطے تو شرم آتی ہے
کہ ایسی غریب رعیت پر جو ہر طرح فرمانبردار ہے فوج کشی
کی گئی - خیر ہم اس بابت اپنی تقریر کو طویل کرتے نہین اور
اپنے مدعا کی طرف رجوع کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جب حکام
بالادست بلکہ خود حضور گورنر بہادر تحقیق کرتے ہین کہ
زیادتی پارسیون کی ہے اور مسلمانون کی اگر نادانی ہے
تو یہی کہ اونہون نے آتشکدے خاموش کر دئے پھر کیا وجہ
ہے کہ پارسیون سے بہت کم مواخذہ ہوتا ہے - اگر یہی
حال رہا تو مسلمانون کی بہت دل شکنی ہوگی و ما علینا الا البلاغ

پنجابی اخبار لاہور

بقیۂ جواب نور افشان

پھر مجیب صاحب اعتراض مذکور کے تردید مین یون لکھتے ہین
کہ افلاطون نے البتہ بجائے علم الٰہی لفظ کلمہ استعمال کیا ہے مگر
روح القدس کو تو کسی جگہہ خدا قرار نہین دیا ہے اور یوحنا
کو پیروان افلاطون سے شمار کرنا کئی دلیل سے باطل ہے
جواب افلاطون روح القدس کو خواہ خدا سمجھتا تھا
یا نہین ہمکو اس سے تو کچھ غرض نہین مگر یہہ تو ثابت ہے کہ
وہ تثلیث کا قائل تھا اور اوسی نے تثلیث کا عقیدہ نکالا
تھا خواہ کسی طور سے اوسکو استعمال مین لاتا تھا چنانچہ
اسکا شاگرد اپنی تفسیر کے جلد دوم کے صفحہ ۱۸۸ مین لکھتا
ہین یونانیون مین افلاطون اور اوسکی پیروون کی یہہ لفظ
(یعنے کلمہ) بیان تثلیث مین اکثر مستعمل ہے اور الوہیت کے
دوسرے اقنوم کا نام ہوا وہ اوسے نوئس کہتے تھے مگر
یہہ بھی کہتے کہ یہہ نوئس پہلے اقنوم کا کلمہ ہے اس تمام بیان
سے مراد یہی ہے کہ یہہ لفظ مسیح کے زمانہ سے پیشتر
بھی یہودیون اور غیر قومون مین مستعمل تھا اور اس واسطے
مناسب ہوا کہ ایک رسول اوسکا ٹھیک مطلب سمجھا دی
تاکہ واجبی طور سے اوسے سمجھکر عیسائی لوگ اپنے کام
مین لائین - انتہی - دیکھو جب تمہارے ہی علماء تسلیم
کرتے ہین کہ افلاطون اور اوسکے پیرو بیان تثلیث مین
لفظ (کلمہ) کو استعمال مین لاتے تھے مگر ٹھیک مطلب
اوسکا نہین سمجھتے تھے اس لئے یوحنا نے اوسکا ٹھیک
مطلب سمجھا دیا تو اس صورت مین اپکا انکار بالکل باطل ہے
اور یہ وجہ دلیلین ردی کے ردی ہی ثابت ہوئین کیونکہ
یوحنا کو افلاطون کا پیرو کہنے سے یہہ مراد نہین کہ وہ
اوسکا سب باتون مین معتقد تھا بلکہ یہہ کہ اوسکے عقیدہ
تثلیث کو یوحنا نے اپنے طور پر بیان کیا پس وہ ضرور
عقیدہ تثلیث مین افلاطون کا پیرو ثابت ہوا گو تثلیث کی
ماہیت مین اوس سے کچھ فرق رکھتا تھا - اور یہہ مجیب صاحب
فرماتے ہین کہ یہودیون مین بھی لفظ (کلام) مستعمل تھا
پس کسصورت سے یوحنا پر لفظ (کلمہ) کے استعمال کرنے کی

ماہیہ الزام دیتے ہیروان افلاطون مین سے تھا لگ سکتا ہی۔
اسکا جواب یہہ ہے کہ اگرچہ لفظ کلام کا یہودیون مین مستعمل
تھا مگر وہ لفظ کلام کو اسطرح نہین سمجھتے تھے کہ جسطرح یوحنا
نے مسیح کو کلام کہکر تثلیث کا دوسرا اقنوم قرار دیا ہی ایسا
تو بموجب تحریر اسکاٹ صاحب کے افلاطون اور اوسکی پیرو
سمجھتے تھے گو ماہیت تثلیث مین یوحنا اون سے کچھہ فرق رکھتا ہی
پھر صیانت مین لکھا گیا تھا کہ حواری چال چلن اپنا تو خوب
ہی دُرست کرتے ہین باوجود ہمیشہ مسیح کے ساتھ رہنے کے
آخر تک بے ایمان رہے اور اون سے جو افعال سرزد ہوا اور
پطرس سے سرزد ہوئی ہین وہ بھی اس انجیل کی برکت
ہے۔ مجیب صاحب نے بڑی طول طویل تقریر کی ہے جسکا خلاصہ
یہہ ہے کہ حواریون کو جو مسیح نے بے ایمان کہا ہے اسکا یہہ
مطلب نہین کہ وہ بدچال چلن تھے جیسا حافظ صاحب نے
سمجھہ لیا ہے بلکہ بے ایمان کے معنے تو بموجب محاورہ انجیل کے
بے اعتقاد کے ہین جواب حافظ صاحب نے کب کہا ہی
کہ حواری بدچال چلن تھے جو آپنے ایسا سمجھہ لیا ہے وہ بھی
تو یہی کہتے ہین کہ حواریون کا چال چلن ایمان کے معاملہ مین
یہان تک ضعیف اور سُست تھا کہ مسیح عروج آسمان تک
اونکو بے ایمان یعنے بے اعتقاد بتلاتے گئے پس اس صورت
مین برای خدا ذرا آپ ہی غور فرماوین کہ جو شخص مسیح جیسے
ہادی کامل کی ہدایت سے بھی ایمان دار اور درست اعتقاد
ہو سکے تو پھر لوگون کو بعد اس ہادی کے چلے جانیکے پختہ ایمان
بلکہ سوا لفظ قسم کھانے کی لینا اور اونکے مرد یا گورت ہونے

اونکے کسیطرح نہین پہونچ سکتی صرف آبا و اجداد کے دھوکہ
خوری پر تقلید کرکے اون کو کلام خدا کہنا کیا عقل کا یہی
تقاضا ہے۔ افسوس ایسی بے بصیرتی پر۔ پھر مجیب صاحب فرماتے
ہین کہ یہہ جو حافظ صاحب نے پطرس حواری پر یہ الزام دیا ہے کہ
اوس نے جھوٹی قسم کھائی اور منکر ہوا کہ مین مسیح کے معتقدون
مین سے نہین ہون بے ایمان ہونیکی تہمت لگاتے ہین بدلائل
ذیل تعصب سے خالی نہین۔ اول تو نزدیک ایک مرتبہ ایسی فعل کے
کرنے سے ایماندار مین کچھہ فرق نہین پڑتا جواب کیون
صریحًا انجیل کے برخلاف انکار کرتے ہو اوس نے تو تین دفعہ
جھوٹ بولا ہے یعنے ایک دفعہ صرف جھوٹہ کہا اور دو دفعہ جھوٹی
قسم کہاکر جھوٹ بولا چنانچہ انجیل متی کے باب ۲۶ مین آیت ۶۹
سے ۷۴ تک بخوبی مفصل بیان ہوا ہے۔

پھر مجیب صاحب فرماتے ہین۔ دوم یہہ کہ وہ اسمین معذور ہے
کیونکہ یہہ فعل اوس سے بباعث خوف جان اور بسبب اوسکے
ضعیف الایمانی کے وقوع مین آیا جواب یہہ بھی جھوٹ ہی
مسیح نے تو کہا ہے کہ جان کے جاتے رہنے کے خوف مین بھی
میرا انکار نکرو اور جو میرا انکار کریگا مین اوسکا انکار کرونگا
پس اس صورت مین پطرس کسطرح معذور ہو سکتا ہی چنانچہ انجیل
متی کے باب ۱۰ کی آیت ۳۲-۳۳ مین لکھا ہے۔ پس مت
ڈرو تم بہت گوریون سے بہتر ہو اس لئے جو کوئی آدمیون کے
آگے میرا اقرار کریگا مین بھی اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر ہے
اوسکا اقرار کرونگا پر جو کوئی آدمیون کے آگے میرا انکار کریگا
مین بھی اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر ہے اوسکا انکار کرونگا انتہا

اسکاٹ صاحب اپنی تفسیر کے جلد اول کے صفحہ ۸۶ مین ان
آیتون کی شرح مین یون تحریر فرماتے ہین۔ اس لئے انسان
سے مت ڈرو مگر آپکو خدا کے سپرد کرو کیونکہ جو کوئی انسان کے
ڈر سے میرا انکار کریگا مین بھی اوسکا انکار کرون گا۔
پھر مجیب صاحب کہتے ہین سو چونکہ وہ اپنی کردار پر نالان اور
نہایت پشیمان ہو کر غرق بحر ندامت ہوا اس سے ظاہر ہے
کہ یہ فعل اوس سے نامجبوری صادر ہوا جواب
اگر پطرس کی پشیمانی جو اوس نے بعد جھوٹ بولنے۔ اور مسیح کے
انکار کرنیکے ظاہر کی ہے قابل معافی جرم سمجھی جاوے تو
اس صورت مین یہودا اسکریوطی بدرجہ اولی اسزا وار بخشش کا
ہے کیونکہ پطرس تو اپنے گناہ کی پشیمانی سے صرف رویا
تھا مگر یہودا تو علاوہ اپنے گناہ کی ندامت سے خود پھانسی
لگکر مرگیا ہے جیسا کہ انجیل متی کے باب ۲۷ مین آیت
۳ سے ۵ تک بخوبی مصرح ہے حالانکہ یہودا کو آپ لوگ
قطعًا جہنمی جان چکے ہین۔ کیا انصاف کا یہی تقاضا ہے۔
پھر مجیب صاحب فرماتے ہین چہارم طالب حق پر عیان ہے
کہ توبہ کرنیکے بعد پھر کبھی اوس سے اس قسم کی حرکت نہین
ہوی جواب اگرچہ مسیح کا انکار اوس نے پھر کبھی نہین
کیا مگر خدا کے حکم ماننے سے جو انکو جانور ذبح کرنیکا حکم ہوا
تھا پھر بھی انکار کیا ہے جیسا کہ اعمال کے باب ۱۰ مین آیت ۱۴
سے ۱۶ تک لکھا ہے۔
پھر مجیب صاحب صفحہ ۱۳۴ مین لکھتے ہین کہ یہہ جو پولس رسول
کے حق مین حافظ صاحب فرماتے ہین کہ وہ فریبی اور دغاباز

۹

وہی مین استاد تھے یہہ دعوی اونکا محض بیفروغ اور
غلط ہے جواب پولوس مقدس تو آپ ہی اپنے تئین
ایسا بتاتے ہین حافظ صاحب کا اسمین کیا قصور ہے۔
چنانچہ مقدس صاحب اپنے حق مین نامہ قرنتیان کے باب ۹
کی آیت ۱۹ و ۲۰ مین یون فرماتے ہین۔ مین یہودیون کے
درمیان یہودی سا تھا تاکہ یہودیون کو نفع مین پاؤن شریعت
والون مین شریعت والا بنا تاکہ شریعت والون کو نفع مین
پاؤن اور بے شریعتون کو مین بے شریعت سا انتہی۔
دیکھو جس شخص کا یہہ حال ہو کہ جیسا موقع دیکھے ویسا ہی اپنا
بھیس بدلڈالے تو اس سے بڑھکر اور کونسی فریب بازی
ہے۔ اگر کسیکو مقدس صاحب کا مفصل حال معلوم کرنا منظور ہو
تو اخبار کوہ نور ۲۹ ماہ ستمبر ۱۸۶۲ء کے صفحہ ۹۶ کو
دیکھ لے۔
پھر صاحب لکھتے ہین کہ یہودا اسکریوطی کی
بے ایمانی سے انجیل کی معتبری مین کچھہ فرق نہ پڑیگا کیونکہ وہ
اُسکے مصنفون مین سے نہین ہے جواب اگرچہ وہ انجیل
کے مصنفین مین سے نہین مگر اون بارہ حواریون مین تو
ضرور داخل ہے کہ جنکے حق مین مسیح نے فرمایا ہے کہ جب نئی
خلقت مین ابن آدم اپنے جلال کے تخت پر بیٹھیگا تم بھی
بارہ تختون پر بیٹھکر اسرائیل کے بارہ گروہون کی عدالت کرو گے
جیسا کہ انجیل متی کے باب ۱۹ کی آیت ۲۸ مین لکھا ہے پس جب
بارہ سردارون ہم رتبہ مین سے ایک نے نالایق اور بے ایمانی
کا کام کیا تو کیا اوسکی حرکت ناشایستہ کے باعث سے دوسرون
کے اعتبار مین فرق نہ پڑیگا شاید آپنے سعدی علیہ الرحمہ کا